بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۳۵

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ٭ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳۱ | ۱۰ ماہ اخاء ۱۳۲۲ ہش | ۱۰ شوال ۱۳۶۲ھ | ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۳۸

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۹ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۱۰ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ کل خطبہ جمعہ حضور نے پڑھایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضل خدا اچھی ہے۔ ثم الحمد

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ الحمد للہ

بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؏

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۰ شوال ۱۳۶۲ھ

احیاء اسلام کیلئے تبلیغی مساعی کو تیز تر کرنے کی ضرورت

جماعت احمدیہ کی امتیازی خصوصیات میں سے ایک بہت بڑی خصوصیت اس کے ہر فرد کا اپنے سینہ و دل میں اسلام کی اشاعت و ترویج کے لئے غیر معمولی جوش۔ غیر معمولی عشق۔ اور غیر معمولی اخلاص و استقامت رکھنا ہے۔ آج دنیا کے پردہ پر احمدیہ جماعت کے سوا اور کونسی جماعت ہے۔ جس کے ہر فرد کا نصب العین تبلیغ اسلام ہو۔ جس کا ہر فرد خواہ بیمار ہو یا طاقتور۔ امیر ہو یا غریب۔ جوان ہو یا بوڑھا۔ مرد ہو یا عورت اپنی زندگی کا بلند تر مقصد یہ قرار دیتا ہو کہ اسلامی حکومت دنیا میں قائم ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین اکناف عالم میں پھیل جائے۔ کفر و شرک کی گھٹائیں دور ہو جائیں۔ اور آفتاب اسلام کی ضیا باریاں تمام عالم کو بقعۂ نور بنا دیں۔ یہی وہ جماعت ہے جو اسلام کی اشاعت کے لئے حیرت انگیز قربانیوں کی مثالیں دنیا کے سامنے پیش کر چکی ہے۔ اسی جماعت کے مبلغین آج دنیا کے مختلف ممالک میں اعلاء کلمۂ اسلام میں مشغول ہیں۔ اور یہی وہ جماعت ہے جو مالی لحاظ سے بھی شاندار قربانیاں پیش کر چکی۔ پیش کرتی رہتی اور پیش کرتی رہے گی۔ مگر یہ ولولہ جو جماعت کے ہر فرد کے دل میں پایا جاتا ہے۔ یہ والہانہ عشق جو اس کے قلوب کو سرشار کئے ہوئے ہے۔ محض اس وجہ سے ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا مقدس بانی تبلیغ اسلام کا نصب العین لے کر کھڑا ہوا۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کی قوت قدسیہ سے ان تمام افراد میں جو اس کے دامن سے وابستہ ہوئے۔ یہی پاک جذبہ ودیعت کر دیا۔ پس ہماری جماعت کے قلوب میں تبلیغ کا جو جوش بھرا ہوا ہے۔ یہ درحقیقت ایک چنگاری ہے اس آگ کی جو ہمارے آقا و مطاع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلب مطہر میں اشاعت اسلام کے متعلق پائی جاتی تھی جب ایک چنگاری کی یہ حالت ہے۔ تو اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ کیا حال ہوگا اس محبت کی آگ کا۔ اس عشق کی آگ کا۔ اس جوش اخلاص کی آگ کا۔ جو آپ کے سینہ و دل میں پائی جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی تحریر ایسی نہیں۔ جس میں اسلام کی اشاعت کا ذکر نہ ہو۔ کوئی تقریر ایسی نہیں جو اسی روح کو لئے ہوئے نہ ہو۔ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے احیاء اسلام کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔ اور فی الحقیقت آپ نے اسلام کو زندہ کر دیا۔ آپ نے اسلام کو زندہ کر دیا اپنی دعاؤں اور معجزات و نشانات سے۔ اور آپ نے اسلام کو زندہ کر دیا وہ بے مثال جماعت اپنی قوت قدسیہ سے پیدا کر کے جس کا ہر فرد یہ تمنا اپنے دل میں لئے ہوئے ہے۔ کہ کاش وہ بھی اشاعت اسلام میں کوئی حصہ لے سکے۔ ان کے نزدیک اُن کی بیویوں کا مارا جانا۔ اُن کے بچوں کا قتل کیا جانا انہیں مال و اسباب اور جائداد سے بے دخل کیا جانا۔ انہیں ملک سے نکال دینا۔ انہیں قید و بند کی صعوبتوں میں ڈالنا۔ انہیں پتھروں کی بوچھاڑ میں اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دینے پر مجبور کر دینا ہزار درجہ زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اس کے کہ اسلام پر کوئی حرف آئے۔ بہ نسبت اس کے کہ اس یار یگانہ کا انہیں نام چھپانا پڑے۔ جس کا نام اُن کے لئے زندگی کے ایک ایک سانس کی حیثیت رکھتا ہے ہم کیا کہیں کہ ہمارا امام خود کہہ رہا ہے ؎

اس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اے خدا
جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں

یہی وہ مقصد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کے سامنے ان الفاظ میں پیش کیا تھا۔ کہ تم جس جہاد کو اشاعت اسلام کا ذریعہ سمجھتے ہو۔ وہ ذریعہ آج کارآمد نہیں۔ آج تلوار کے جہاد سے اسلام کو سرفراز کرنے کی امید رکھنا اسلام سے دشمنی کرنا ہے۔ اسلام کی اشاعت کا ایک ہی راہ ہے۔ کہ ہر شخص سرفروشانہ روح لیکر کھڑا ہو جائے۔ وہ صعوبتوں کی پروا نہ کرے۔ وہ تکلیفوں سے نہ ڈرے۔ وہ آفات کو پرکاہ کے برابر بھی نہ جانے۔ اور آستانۂ الوہیت سے بھولی بھٹکی مخلوق کی اصلاح میں شب و روز مشغول رہے۔ آپ نے کیا ہی خوب فرمایا کہ ؎

تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہو پیار
اب اُس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے اُستوار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

یہ وہ بلند ترین نصب العین ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کے سامنے پیش کیا۔ اور یہی وہ مقصد عالی ہے جس کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہا توجہ دلا چکے ہیں۔ بلکہ عید الفطر کے حالیہ خطبہ میں حضور نے ایک بار پھر بڑے زور سے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ اگر اسلام زندہ ہو سکتا ہے تو اسی طریق سے۔ اور حضور نے اس طرف بھی توجہ دلائی۔ کہ عام مسلمانوں کو بھی تبلیغ کی طرف متوجہ کیا جائے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں جس قدر لوگ حق کو قبول کریں گے۔ گو وہ اس اسلام میں داخل ہوں گے۔ جس میں قسم قسم کی غلطیاں مسلمانوں کی جہالت سے پیدا ہو چکی ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ پہلے کی نسبت ہمارے بہت زیادہ قریب ہو جائیں گے۔

یہ خوشی کی بات ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک طبقہ اپنے اندر بیداری پیدا کر رہا۔ اور اپنے ہمنوا لوگوں کو تبلیغ اسلام کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے۔ مگر ساتھ ہی مسلمانوں کی بے حسی اور ان کے جمود کا رونا بھی رویا جاتا ہے۔ چنانچہ "احسان" لکھتا ہے :-

"نور خداوندی بھی موجود ہے۔ توحید کے نغمے بھی ہیں قرآن کا پیغام بھی ہے۔ اسلام کی تبلیغی قوت بھی ماند نہیں پڑی صرف ہمارے عمل کا انتظار ہے۔ ہماری بے عملی ہمیں اپنے فرض کے احساس سے باز رکھ رہی ہے۔" (۷ر اکتوبر)

درحقیقت بے عملی ہی تمام نقائص اور خرابیوں کی بنیادی وجہ ہے۔ اور عمل ہی انسان کو نیکیوں کے میدان میں ترقی دیتا بلکہ اُسے سابقون میں شامل کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم نے بار بار ایمان کے ساتھ عمل صالح کا ذکر کیا ہے کیونکہ جس طرح ایک پودہ پانی کے بغیر پنپ نہیں سکتا اسی طرح ایمان کا درخت بھی عمل کے پانی کے بغیر ثمر ور نہیں ہو سکتا۔

مگر مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ وہ ایمان کا درخت بوتے ہیں۔ اور پھر اسے باد خزاں کے سپرد کر کے امید یہ رکھتے ہیں کہ اس سے بیٹھے اور خیریں پھل اتریں۔ مسلمان اگر زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو اس کا ایک ہی طریق ہے۔ وہ تبلیغ اسلام میں مصروف ہو جائیں۔ اپنے ہمسایوں کو تبلیغ کریں۔ اپنے دوستوں کو تبلیغ کریں۔ اپنے افسروں کو تبلیغ کریں۔ اپنے ماتحتوں کو تبلیغ کریں۔ اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کریں۔ اپنے شہر والوں کو تبلیغ کریں۔ تبلیغ کے بغیر آج مسلمانوں کی زندگی اور اسلام کے احیاء کی کوئی صورت نہیں۔ جماعت احمدیہ اپنے اس مقدس فرض کو ادا کر رہی ہے اور وہ اپنی کوششوں میں اور زیادہ تیزی پیدا کرنے کی ہمیشہ جدوجہد کرتی رہتی ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمان تاحال اس طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ اور جو متوجہ ہوئے ہیں وہ دوسروں کی بے عملی کا شکوہ کر کے خاموش ہو جاتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ شکوہ کرنے والے خود عملی نمونہ پیش کریں۔ اور صور اسرافیل بن کر سوئے ہوئے مسلمانوں کو جگایا جائے۔ تاکہ پھر اسلام کی شوکت کا سورج چڑھے۔ اور دنیا تسلیم کرے کہ اسلام زندہ مذہب اور اسکا نبی زندہ نبی ہے۔

اذا زلزلت الارض زلزالھا

از جناب روشن دین صاحب تنویر وکیل سیالکوٹ

سرافیل کا صور تو بج چکا ہے۔
یہی زلزلہ ہے نشانِ قیامت
اگل تو دیئے بوجھ اپنے زمیں نے
بیاں کر رہی ہے وہ سب اپنی خبریں
سب انسان اب ہو رہے ہیں اکٹھے
ہوئی جس سے مثقال ذرہ بھی نیکی
عمل سب کے ہیں روبرو آج حاضر

بتا جاگتا ہے کہ تُو سو رہا ہے
کہ جو زلزلہ آج آیا ہوا ہے
زباں پر ہر انسان کے "مالھا" ہے
کہ نازل ہوئی اس پہ وحیِ خدا ہے
ہر اک کو پڑی اپنی اپنی جُدا ہے
ہوئی جس سے مثقال ذرہ خطا ہے
یہ دن ایک آئینۂ حق نُما ہے

یہ مُردہ ہے کس قسم کا یا الٰہی
کہ تنویر بے حس ابھی تک پڑا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقدمہ بھامبڑی کی سماعت

مقدمہ بھامبڑی کی سماعت دھاریوال میں مسٹر ڈی ایم عنا کی عدالت میں ۴ دن ہوتی رہی۔ ۴ اکتوبر کو تین شہادتیں ہوئیں ۵ کو کوئی کارروائی نہ ہو سکی۔ ۶ اکتوبر کو ۲ شہادتیں ہوئیں۔ ساتویں تاریخ کو سردار گوپال سنگھ انچارج تھانہ سری گوبند پور کی آخری شہادت ہوئی۔ اور استغاثہ کی شہادتیں ختم ہو گئیں ہماری طرف سے جناب چوہدری اسداللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء لاہور۔ جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ گورداسپور۔ جناب محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کپورتھلہ اور جناب مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر نے پیروی کی۔ آئندہ ۱۲ اکتوبر تاریخ سماعت مقرر ہوئی ہے۔ جبکہ ملزمان کے بیانات ہوں گے۔

اخبار "پرتاپ" ۸ اکتوبر میں یہ غلط خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ۱۶ احمدیوں اور ۲۰ احرار پر فرد جرم لگ چکی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آج سے نصف صدی پیشتر کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب گرامی

ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس نادر و نایاب مکتوب کی نقل مطابق اصل شائع کی جا رہی ہے۔ جو حضور علیہ السلام نے آج سے اکاون برس قبل اپنے ایک مخلص خادم منشی زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجینئر آف بمبئی کے نام اُن دنوں رقم فرمایا تھا۔ جبکہ حضور پُرنور سیالکوٹ میں قیام فرما تھے۔ جس محترم بزرگ کو یہ خط لکھا گیا ہے۔ ان کی جو شان تھی وہ حضور علیہ السلام کے اس فقرہ سے عیاں ہے جو حضور نے انجام آتھم کے صفحہ ۳۲ پر ان کے متعلق لکھا گیا ہے۔ "ہمارے مخلص دوست منشی زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجینئر بمبئی وہ ایمانی جوش رکھتے ہیں۔ کہ میں گمان نہیں کر سکتا۔ کہ تمام بمبئی میں ان کا کوئی نظیر بھی ہے" یہ مکتوب دراصل تعزیتی مکتوب ہے۔ جو بزرگ مرحوم کے فرزند کی وفات پر لکھا گیا تھا۔ یہ مکتوب گرامی جناب سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب آف بمبئی کے پاس تھا جو چند سال ہوئے ہمارے محترم بھائی میاں غلام محمد صاحب اختر لیبر وارڈن لاہور کو انہوں نے تحفۃً عنایت فرما دیا تھا۔ اور اب اختر صاحب کی اہلیہ محترمہ نے بغرض اشاعت اس کی نقل دی ہے۔ جس کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ جزاھما اللہ احسن الجزا فی الدنیا والآخرہ۔ اصل خط محترمہ موصوفہ کے پاس محفوظ ہے۔ خاکسار ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی

مکرمی محبی اخویم منشی زین الدین محمد ابراہیم صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج کارڈ مکرر آپ کا دربارہ خبر وفات عزیزی بدر الدین دل کو ایسے دردناک الفاظ سے دوبارہ درد و غم کا تازہ کرنے والا ہوا۔ خدا تعالیٰ عزیز مرحوم کی جدائی پر آپ کو صبر عطا فرماوے۔ اور یہ سخت صدمہ جو آپ کو پہنچا ہے۔ بفضل و کرم خاص اس کا بدل عطا کرے۔ یہ عاجز اپنے دل کا حال بیان نہیں کر سکتا کہ قدرت خدا تعالیٰ سے اس عاجز میں غائبانہ صدق و اخلاص عزیز مرحوم کی وجہ سے عزیز مرحوم کو اپنے دل میں جگہ دے دی تھی۔ اور اپنے اول درجہ کے مخلصین اور محبین میں شمار کرتا تھا۔ اس واقعہ ہائلہ کی خبر پہنچنے سے چند روز پہلے ایسا اتفاق ہوا۔ کہ اس عاجز نے ایک رسالہ آسمانی فیصلہ نام ایک مطبع میں چھپوایا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی جناب میں نذر کرلی تھی۔ کہ یہ سارا رسالہ مفت تقسیم کر دیا جائے گا۔ چنانچہ وہ مفت تقسیم کر دیا گیا۔ مگر اس کے مصارف کاغذ و اجرت مطبع وغیرہ ایک سو روپیہ کے قریب ہو گیا تھا۔ اور بوجہ صورت متوکلانہ روپیہ موجود نہ تھا۔ اور میرے دل میں گزرا تھا۔ کہ یہ روپیہ بطور قرض کسی سے لے کر تقاضہ کنندوں کو ادا کروں۔ اور سوچ میں تھا کہ کہاں سے لوں۔ بعد بہت سی سوچ کے میرے دل میں گزرا تھا۔ کہ میں عزیز مرحوم کو لکھوں تا وہ اس قدر روپیہ آپ سے لیکر مجھ کو بطور قرضہ بھیج دیں۔ یہ خط لکھنے کو تھا۔ کہ آپ کا خط پہنچکر ایک طوفان غم کا موجب ہوا۔ مجھے سخت افسوس ہے کہ ایک پیارا مخلص ہمارا جو اخلاص میں اعلیٰ درجہ کا رنگ رکھتا تھا۔ اس سال میں ہم سے جدا ہو گیا۔ اور اس دل توڑنے والے واقعہ نے مجھ کو عجیب درد و غم میں ڈالا۔ میں نے عزیز مرحوم کی مغفرت کے لئے دل و جان سے دعا کی ہے۔ اور آپ کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کو اپنے فضل و کرم سے صبر عطا فرماوے۔ اس سے سخت تر صدمہ دنیا میں کوئی نہیں۔ کہ باپ اپنے پیارے اور جوان لڑکے کو اپنے ہاتھ سے دفن کرے۔ خدا تعالیٰ آپ کے دل کو تھامے۔ اور اس رنج کے بعد اپنے فضل سے کوئی بڑی خوشی پہنچاوے آمین ثم آمین۔ ہمیشہ اپنی خیر و عافیت سے مجھے مطلع و مسرور الوقت فرماتے رہیں۔ والسلام

خاکسار۔ غلام احمد از سیالکوٹ مکان میر حکیم حسام الدین صاحب رئیس ۱۲ فروری ۱۸۹۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدث — ایک آریہ کے سوال کا جواب

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

ایک دن ایک دوست نے ایک آریہ کا یہ اعتراض نقل کیا۔ کہ مسلمانوں کے ہاں حکم ہے۔ کہ جب کسی کی ہوا خارج ہو جائے۔ تو وہ وضو کرے۔ تاکہ پاک ہو کر نماز پڑھ سکے۔ حالانکہ ان کو چاہیئے تھا۔ کہ ہوا خارج ہونے کے مقام کو دھوتے یہ کیا لغو بات ہے۔ کہ یہ ہوا ہاتھ مونہہ پیر وغیرہ کا دھونا تو اپنی ناپاکی کی وجہ سے ضروری کر دیتی ہے۔ مگر اس جگہ کو ناپاک نہیں کرتی۔ جہاں سے وہ نکلتی ہے۔ اگر دھونا تھا تو پہلے اس کی جائے خروج یعنی مبرز کو دھویا جاتا نہ یہ کہ غیر متعلقہ اعضاء کو دھونے لگے۔ اور اگر غیر متعلقہ اعضاء کو دھونا ہی تھا تو پہلے آبدست کی جاتی پھر وضو کیا جاتا۔ مسلمانوں کی یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ یہ تو ایسا ہے۔ کہ "سوال از آسمان وجواب از ریسمان"

جواب

واضح ہو یہ بات تو درست ہے کہ جب کسی ایسی چیز کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے۔ جو باہر نکلتے ہوئے بدن سے لگ جائے۔ مثلاً پاخانہ۔ پیشاب۔ مذی یا خون تو واقعی یہ ضروری ہے۔ کہ پہلے اس گندگی کو دھویا جائے۔ بعد میں تازہ وضو کیا جائے۔ لیکن ہوا ایسی چیز نہیں ہے نہ وہ بدن کے کسی حصہ کو آلودہ کرتی ہے۔ نہ پہنے ہوئے کپڑے کو دیگر نجاستوں کی طرح چمٹ کر ناپاک کرتی ہے۔ نہ بدن پر اپنا اثر باقی چھوڑتی ہے۔ اس لئے اس پر وہ حکم جاری نہیں ہو سکتا۔ جو چمٹ جانے والی اور لگ جانے والی نجاستوں پر ہوتا ہے۔ اگر انسان کی ریح خارج ہونے کے بعد مقام ریح کو دیکھا جائے۔ تو کوئی نشان یا گندگی یا اثر اُس کا وہاں پایا نہیں جاتا۔ پس یہ ظاہر ہے۔ کہ اس مقام کو دھوتے پھرنا فضول بے معنی اور تکلیف مالا یطاق ہے۔ اسلام نے کمال حکمت سے اُسے بدنی نجاستوں میں شمار ہی نہیں کیا۔ یعنی ایسی نجاستوں میں جو لگ کر بدن کو ناپاک کر دیتی ہیں نہ اسلام کے سوا کسی اور شریعت میں ایسا حکم ہے شاید وہمی اور پاگل لوگ ہوا خارج ہونے کے بعد آبدست کرتے ہوں گے۔ غالباً خود آریہ صاحبان بھی ایسا نہیں کرتے۔ پس یہ مسئلہ تو صاف ہو گیا۔ کہ ہوا کے اخراج کے بعد طہارت یعنی آبدست ایک فعلِ لغو ہے۔

اب صرف اس بات کا جواب رہ گیا۔ کہ پھر مسلمان ریح کی وجہ سے نیا وضو کیوں کرتے ہیں؟ یہ تو ہم کہہ چکے ہیں کہ نئے وضو کی وجہ مقامی گندگی یا نجاست نہیں ہے۔ اور نہ دنیا میں کوئی عقلمند خواہ کسی مذہب کا ہو۔ اُسے مقامی گندگی تسلیم کرتا ہے۔ ہوا اندر پیٹ میں سے آتی ہے۔ اور ایک راستہ میں سے ڈکار یا جمائی کی طرح نکل جاتی ہے۔ اور اس مقام کو گندگی سے بھر کر اور نجاست میں لتھیڑ کر نہیں جاتی جس میں سے وہ نکلتی ہے۔ پس وہاں کی مقامی صفائی فضول ہے۔ اگر محض ریح کا نکلنا مبرز کو گندہ کر دیتا۔ تو پھر وہ ریح باہر نکل کر مجلس میں جس جس چیز کو لگتی۔ وہ چیز بھی گندی ہو جایا کرتی۔ اور ضروری ہوتا۔ کہ ہم اپنی دھوتیوں اور پاجاموں کو اور اس مکان کی دیواروں کو اور اپنے تمام جسم کو نیز اس مجلس کے بیٹھنے والے سب کے سب اپنے بدنوں کو دھویا کرتے اور غسل کیا کرتے۔ جس طرح پیشاب یا پاخانہ کے چھینٹوں کے پڑنے کے بعد ہر شخص ان چیزوں کو دھویا کرتا ہے۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ اور یہ بات خلافِ عقل اور خلافِ رواج معروف ہے اس سے بھی ثابت ہوا۔ کہ مبرز پلید نہیں ہوا۔ اور مہاشہ صاحب محض تمسخر اور بیہودگی کی وجہ سے ایسا اعتراض کرتے ہیں۔ ان کا اعتراض صرف یہ ہو سکتا تھا۔ کہ ریح کے بعد تجدید وضو کیوں کیا جاتا ہے۔ اور بس۔

آریہ لوگ غالباً یہ خیال کرتے ہیں کہ وضو صرف جسم کی جسمانی صفائی کے لئے کیا جاتا ہے۔ حالانکہ وضو کا مقصد اس سے اعلےٰ اور ارفع ہے۔ وضو نہ صرف ایک مختصر غسل ہے۔ اور تمام ضروری اور منکشف اور برہنہ رہنے والے اعضاء کو اس میں دھو کر پاک کیا جاتا ہے۔ بلکہ ہر وضو کے لئے لازماً ایک روحانی طہارت دینے والا وضو بھی ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ مثلاً کُلّی صرف اس لئے نہیں کی جاتی۔ کہ مونہہ سے گندے اور خراب ذرّے خوراک کے صاف ہو جائیں۔ بلکہ اس سے زیادہ ضروری یہ روحانی امر مدّنظر رکھا جاتا ہے۔ کہ میں جس طرح ظاہری کُلّی کرتا ہوں۔ اسی طرح مونہہ کی اخلاقی اور روحانی نجاستوں مثلاً جھوٹ۔ غیبت۔ گالی۔ چغل خوری افترا۔ حرام خوری وغیرہ سے اپنے مونہہ کو دھوتا اور پاک کرتا۔ اور ان معائب سے توبہ کرتا ہوں۔ اور پچھلی غلطیوں کی معافی اللہ تعالےٰ سے مانگتا ہوں اور ان کے نقصانات اور سزاؤں سے بچنے کے لئے دُعا کرتا ہوں۔ یہ تو صرف کُلّی ہوئی اسی طرح مونہہ ہاتھ دھونے ناک صاف کرنے اور اس میں پانی ڈالنے اور باہیں دھونے۔ سر اور کان اور گردن کا مسح کرنے اور پیروں کے دھونے کا ایک جسمانی مطلب ہے۔ اور ایک اخلاقی اور روحانی۔ یہاں اس تفصیل کی گنجائش نہیں۔ پس وضو صرف جسمانی پاکیزگی ہی کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ روحانی تطہیر کے لئے بھی ہے۔ بلکہ مزید برآں جب ایک مسلمان نماز کی تیاری کرتا ہے۔ تو وہ نہ صرف وضو کرتا ہے۔ بلکہ اپنے کپڑوں اور اپنی نماز کی جگہ کو بھی پاک وصاف کرتا ہے۔ اور جہاں تک ہو سکتا ہے۔ اس کا ماحول جسمانی صفائی اور روحانی پاکیزگی کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسجدوں میں خصوصاً جمعہ مسجد میں علاوہ وضو کے غسل کر کے کپڑے بدل کر اور خوشبو لگا کر جانے کا حکم ہے۔ اور مسجدوں میں خوشبو جلانے کی تحریص دی گئی ہے۔ اور بڑے بڑے پیغمبروں تک کو حکم ہوا ہے۔ کہ مسجدوں کو پاک صاف رکھا کریں۔ جیسا کہ ان طھرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود سے واضح ہے۔ (یعنی اللہ تعالےٰ حضرت ابراہیمؑ کو فرماتا ہے۔ کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں معتکفوں اور نمازیوں کے لئے پاک صاف رکھا کرو) پس یہ وہ ماحول ہے جس میں مسلمان نماز پڑھتا۔ اور جنابِ الٰہی کے دربار میں حاضر ہو کر اس سے دعائیں مانگتا ہے۔

اب غور کرو۔ کہ اگر ایسی پاک جگہ اور پاک ماحول میں اتفاقاً کسی شخص کی ریح خارج ہو جائے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ پاکیزگی ستھرائی اور تطہر کا قلعہ جو اس نے اپنے گرد بنایا تھا۔ وہ ٹوٹ جائیگا۔ اور اس پہلی حالت کو دوبارہ لانے کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ پھر وضو کر کے پاک ہو کر اپنے مقام پر واپس آوے۔

ریح بہر حال ایک بدبودار چیز ہے۔ اور بدبو بھی انسان کے شکم کی تعفن دار گیسوں کی۔ نکلتے ہی اس کا اثر خود اس شخص پر ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ حِسِ بصر کے اعصاب آنکھوں سے چل کر دماغ کے پچھلے حصہ میں ختم ہوتے ہیں۔ اور دماغ کا پچھلا حصہ ہی ہے جو دیکھنے والا حصہ ہے۔ اسی طرح حِسِ سمع کے اعصاب دماغ کے درمیانی حصہ میں اپنی خبریں پہنچاتے ہیں۔ مگر برخلاف ان کے سونگھنے کا حصہ دماغ کا سب سے اگلا یا سامنے کا حصہ ہے۔ اور آنکھ کے اعصاب کی طرح ناک کے اعصاب وہاں نہیں پہونچتے بلکہ دماغ کا ایک حصہ خود ناک کے اندر آ گیا ہے۔ گویا کہ دیگر حسّوں کو اعصاب دماغ تک پہنچاتے ہیں۔ لیکن قوتِ شامہ بذریعہ اعصاب کے دماغ تک نہیں پہنچتی بلکہ دماغ براہ راست خود سونگھتا ہے۔ بلا توسط ایسے اعصاب کے جیسے کہ بصر سمع یعنی آنکھ کان وغیرہ میں پائے جاتے ہیں پس دماغ انسانی کی ساخت کے لحاظ سے قوت شامہ سب حسّوں سے اعلےٰ اور افضل ہے۔ کیونکہ دماغ کا سب سے اگلا اور سامنے والا حصہ بغیر توسط عام اعصاب کے براہ راست خوشبو اور بدبو کو سونگھتا اور اس سے متاثر ہوتا ہے۔ اس قسم کی بناوٹ کے علاوہ خود ہمارا ذاتی تجربہ بھی یہی ہے۔ کہ انسان خوشبو اور بدبو سے بہت جلد متاثر ہوتا ہے

ذرا سی بدبُو سے اس کی ساری بشاشت اور فرحت مبدل بہ کراہت اور رنجیدگی ہو جاتی ہے۔ اور طبیعت کا امن اور سکون اور یکسوئی اور اطمینان تھوڑے سے تعفن سے غارت ہو کر رُوح منغّض اور طبیعت مکدّر ہو جاتی ہے۔ اور صفائی۔ پاکیزگی اور تطہّر کا احساس یکدم تباہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہُوا۔ کہ مسجد جیسی پاک جگہوں میں یہ حرکت نہ کی جائے۔ اور اگر اتفاقی طور پر صادر ہو جائے۔ تو پھر نئے سرے سے وضو کر کے پاکیزگی اور تطہّر کا نیا ماحول قائم کیا جائے۔ کیونکہ دماغ بدبُو سونگھنے کے بعد منغّض ہو کر نماز اور دعا میں وہ بشاشت اور راحت نہیں پاتا جو ہونی چاہئیے۔ اور چونکہ بشاشت اور راحت ہی کی وجہ سے یکسوئی میسّر آتی ہے۔ اور عبادت یکسوئی پر منحصر ہے۔ اس لئے دوبارہ وضو کر کے پھر اس حالت کو قائم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ سو یہ توجیہ ہے کہ ریح کے بعد صرف وضو کیا جاتا ہے۔ اور ریح کی جگہ کو دھویا نہیں جاتا۔

اب صرف ایک اعتراض باقی رہ جاتا ہے۔ وہ یہ کہ جب کوئی شخص کسی قسم کی بدبو سونگھے۔ خواہ وہ اپنی ہو یا غیر کی۔ یا کسی نالی کی یا گندگی کے ڈھیر کی۔ تو اس کا وضو ضرور ٹوٹ جانا چاہئیے۔ اور اُسے بھی تازہ وضو کرنے کا حکم ہو۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ جس قدر اپنی ذاتی بدبُو کا بسبب قرب کے اپنے دماغ پر اثر ہوتا ہے۔ اس قدر دوسرے کا اور غیر کا نہیں ہوتا۔ اگر یہ مسئلہ ہر شخص پر حاوی کر دیا جاوے۔ تو انسانوں کے لئے نماز جیسی عبادت تکلیف مالا یطاق ہو جائے۔ پس عوام کے لئے تو یہ مسئلہ ہے۔ کہ صرف اپنی ریح کے خارج ہونے پر وضو کی تجدید کر لیا کریں۔ لیکن خواص کے لئے واقعی یہی مسئلہ ہے۔ کہ ہر نماز سے پہلے خواہ پہلا وضو موجود بھی ہو۔ تب بھی نیا وضو کر لیا کریں۔ اور اس میں بڑی فضیلت اور ثواب ہے۔ جیسا کہ ترمذی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ علی طھرٍ کُتِبَ لہٗ عشر حسنات یعنی جو شخص باوضو ہونے کے باوجود پھر اگلی نماز کے لئے نیا وضو کرے اس کے اعمال نامہ میں دس نیکیاں مزید لکھی جائیں گی۔ اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ گو ظاہری شرع کے لحاظ سے اس کا وضو ٹوٹا نہیں۔ مگر دوسروں کی بدبو وغیرہ سے اس کے دماغ پر اثر ہو سکتا ہے۔ پس ہر نماز سے پہلے وہ شخص اگر پاکیزگی۔ صفائی اور تطہّر کا ایک حلقہ نئے سرے سے بنا لیا کرے۔ تو اُس کو توجہ۔ دعا اور عبادت میں زیادہ یکسوئی زیادہ انبساط اور زیادہ بشاشت میسّر آجائے گی۔ اور لازماً نیکی کا پلّہ بھاری ہو جائے گا۔ پس خواہ ایک نماز پڑھکر دوسری تک وضو قائم بھی رہے۔ پھر بھی شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فضیلت اسی بات میں قرار دی ہے۔ کہ اس دوسری نماز کیلئے بھی نیا وضو کیا جائے تو افضل ہے۔ ہاں اگر ہر شخص کو یہ حکم دیا جاتا۔ تو عوام کیلئے بہت سخت دقت ہو جاتی۔ اس لئے صرف اعلیٰ طبقہ کیلئے یہی مناسب قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کی فضیلت بیان کر دی گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے پردگی کے عبرتناک نتائج

"آج کی ہندو سوسائٹی میں عورت" کے عنوان سے معاصر پربھات (۷ر اکتوبر) لکھتا ہے کہ:-

"۲۰ سال کے عرصہ میں پنجاب کی ہندو سوسائٹی کا نقشہ ہی بدل گیا ہے۔ ہماری خواتین کیا بوڑھی اور کیا نوجوان وہ آزادی حاصل کر چکی ہیں۔ جسے بے شرمی اور بے حیائی کے مختلف نہیں سمجھا جاتا۔ یو ورباز یادہ تر لاہور۔ امرتسر اور ان کے قریبی شہروں میں زیادہ ہے۔ آپ انار کلی۔ میکلوڈ روڈ۔ نسبت روڈ یا کسی دوسری سڑک پر چلے جائیں۔ نوجوان عورتوں اور لڑکیوں کو عجیب وغریب لباس میں پائیں گے۔ ہماری سوسائٹی میں عورت کے لئے جسم کو ڈھانپنا شرافت اور تہذیب کی پہلی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اب یہ حالت ہوگئی ہے۔ سر اور بازو بالکل ننگے رکھے گئے ہیں۔ دوپٹہ اوڑھنے کا ڈھنگ ہی اور ہو گیا ہے۔ یعنی سر پر دوپٹہ کہیں نظر ہی نہیں آتا۔ ڈیڑھ دو گز لمبے اور کوئی پاؤ بھر چوڑے پتلے سے کپڑے کو دونوں کندھوں سے پیچھے کی طرف لٹکا دینا ہی کافی سمجھ لیا گیا ہے۔ بلکہ یہ فیشن کا حصہ بن گیا ہے کہ سر کو ننگا کر کے۔ بالوں کو دو تین گچھوں میں باندھ کر پیٹھ پر لٹکا دیا جائے۔ اور اکڑ کر بازاروں میں گھوما جائے۔ ابھی کل ہی ہم نے چند لڑکیوں کو اس انداز میں چلتے دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ان میں اور بازاری عورتوں میں کوئی فرق ہی نہیں۔ یہ لڑکیاں بازار میں آنکھیں اٹھا اٹھا کر دو تو طرف دیکھ رہی تھیں۔ کہ مردان کی طرف دیکھیں۔ اور ان کی فیشن پرستی کی داد دیں۔ ایشور شانتی دیں اکبر الہ آبادی کی آتما کو ہماری سوسائٹی کا کتنا اچھا نقشہ انہوں نے کھینچا تھا۔ ؎

گھر سے جب پڑھ لکھ کے نکلیں گی کنواری لڑکیاں
دلکش و آزاد و خوش و ساختہ پرداختہ
یہ تو کیا معلوم۔ کیا منظر عمل کے ہونگے پیش
ہاں نگاہیں ہوں گی مائل اس طرف بیساختہ
اوجِ قومی سے شرافت کا ہما گر جائے گا
ماکیاں سے پست تر دکھلائی دیگی فاختہ
ڈال دے گا سینۂ غیرت سپر میدان میں
تیغِ ابرو ہی نظر آئے گی ہر سو آختہ

تہذیب اور اخلاق نے ہر چیز کی حد مقرر کر رکھی ہے۔ اور یہ حد کا تقرر اس لئے ہے۔ کہ نہ سوسائٹی میں گڑبڑ مچے اور نہ اخلاق میں کمی واقع ہو۔ جو نوجوان اپنی بنی سنوری بیویوں کو ساتھ لے کر بازاروں میں پھرنے پر فخر کرتے ہیں۔ انہیں ہم روک تو نہیں سکتے لیکن اس روش سے جو خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اُن سے بے خبر نہ رہیں۔ یہ اسی رجحانِ طبع کا نتیجہ ہے۔ کہ لڑکیوں اور لڑکوں دونوں میں "عیاشی" کے جذبات بڑھ رہے ہیں۔ مذہب اور سوسائٹی نے شادی کے مبارک رشتے کو جس تقدیس سے مزیّن کیا تھا۔ وہ نام کو بھی نہیں رہی۔ برادریاں بکھر رہی ہیں اور گھرانوں میں محبت کا فقدان پایا جاتا ہے۔ نوجوان گمراہ ہو کر سرکشی کی طرف جا رہے ہیں اور لڑکیاں اچھل کود کر سوسائٹی کا پُرزہ پُرزہ کرنے پر تُلی ہیں۔ لڑکی بیحیائی سے نہیں

شرماتی اور لڑکے کی غیرت جوش میں نہیں آتی ؎
خدا کے حکم سے بیوی میاں دونوں مہذب ہیں
حجاب اسکو نہیں آتا اُسے غصہ نہیں آتا"

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) رشید احمد صاحب چغتائی مولوی فاضل کے والد صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں (۲) چوہدری محمد عمر صاحب لاہور سے لکھتے ہیں۔ کہ ان کے والد صاحب بہت عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۳) محمد حسین صاحب لدھیانہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں (۴) محمد الدین صاحب بھوماں وڈالہ ضلع امرتسر کا لڑکا محمد ابراہیم چند دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے (۵) عبد الجبار خاں صاحب لنگروعہ کئی دن سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ (۶) شیخ رحمت اللہ صاحب آف موگا اپنی ایک کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب سب کی صحت وعافیت اور کامیابی کیلئے دعا کریں۔

ولادت (۱) قریشی مطیع اللہ صاحب قادیان کے ہاں مورخہ ۶ اکتوبر کو لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام حفیظہ بیگم تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

(۲) قریشی منیر احمد صاحب پسر قریشی امیر احمد صاحب قادیان کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

دعائے مغفرت (۱) میاں محمد عبد اللہ صاحب ولد علی احمد صاحب قوم کھوکھر سدر راولپنڈی جو جوفنٹروں میں بھرتی تھے۔ ایبٹ آباد میں ۲۸ اکو فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ اور موصی بھی ۱/۳ حصہ کے۔ بہت مخلص تھے۔ ہیضہ سے بیمار ہو کر دو دن میں فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب درجات کی بلندی کیلئے دعا فرمائیں۔

دعائے نعم البدل امام حسین صاحب احمدی نند گڑھ علاقہ بمبئی کا اکلوتا بچہ بعمر ۳½ ماہ یکم اکتوبر کو فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

ہندوستانی گڑ

اس وقت جبکہ مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں نے گُڑ کی تیاری۔ قیمت اور نقل و حرکت کی نگرانی کے اختیارات حاصل کئے ہیں۔ ہندوستان میں گڑ کی حالت پر ایک مختصر تبصرہ مفید ہوگا۔ اگر شکر کی پیداوار میں گڑ کی پیداوار کو بھی شامل کر لیا جائے۔ تو ہندوستان وہ واحد ملک ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ شکر پیدا کرتا ہے۔ لیکن گنے کی پیداوار کا تقریباً ۸۰ فیصدی حصہ گُڑ کی تیاری میں خرچ ہوتا ہے۔ اگرچہ مختلف اسباب کی وجہ سے گُڑ کی تیاری میں شکر سے زیادہ خرچ ہوتا ہے لیکن گُڑ اور شکر کی قیمتوں کا عام تناسب ۱:۲ ہے۔ کارخانہ کی بنی ہوئی شکر (چینی) دیسی شکر یا گڑ کے مقابلہ میں بہتر ہوتی ہے۔ اور اسے زیادہ عرصہ تک رکھا جا سکتا ہے۔ گڑ یا دیسی شکر زیادہ عرصہ تک نہیں رکھی جا سکتی اس وجہ سے وہ تقریباً اتنی ہی تیزی سے صرف میں لائی جاتی ہے جتنی تیزی سے تیار ہوتی ہے۔ جتنا گُڑ تیار ہوتا ہے اس کا تقریباً ۹۵ فیصدی حصہ بارش شروع ہونے سے پہلے منڈیوں میں پہنچ جاتا ہے۔ گنے پیدا کرنیوالے عام طور پر شکر ساز کارخانوں کے ہاتھ گنے فروخت کر کے زیادہ آمدنی حاصل کرتے تھے۔ مگر جنگ چھڑ جانے اور شکر کی قیمتوں کی سخت نگرانی کے سبب سے یہ صورت حال بدل گئی۔ نہ صرف شکر (چینی) اور دیسی شکر کی قیمتوں کا تناسب بہت زیادہ درہم برہم ہو گیا۔ بلکہ صوبہ متحدہ کے سوا جہاں گڑ کیلئے ایک انتہائی قیمت مقرر کر دی گئی۔ اور شکر سازی کے موسم میں تمام "برآمدوں" کی ممانعت کر دی گئی۔ کئی مقامات پر گڑ کی قیمتیں چینی کی قیمتوں سے زیادہ ہو گئیں۔ بعض علاقوں میں گڑ کی قیمت ۲۰ روپیہ فی من تک پہنچ گئی جو ایک ریکارڈ تھا۔ اور جس کا مطلب یہ تھا کہ ۱۰ روپیہ سے ۱۲ روپیہ فی من تک کا فائدہ ہوا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ غریب طبقوں کے آدمی بھی شکر استعمال کرنے لگے۔ کیونکہ گُڑ کی قیمت بہت بڑھ گئی تھی۔ گڑ کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے گنے کی ان فراہمیوں پر بھی اثر پڑا جو شکر ساز کارخانوں کو حاصل ہوئی تھیں۔ مہیا شدہ فراہمیاں گڑ تیار کرنیوالوں کے پاس جانے لگیں۔ صرف ایک کارخانہ کو ہی لیجئے جس کے اعداد و شمار سے صورت حال واضح ہو جاتی ہے۔ ۴۲-۱۹۴۱ء میں اس نے ۶۰ لاکھ من گنوں کا رس نکالا۔ دوسرے سال اُس نے صرف ۱۳ لاکھ من گنوں کا رس نکالا۔ کیونکہ گڑ بہت زیادہ قیمت پر فروخت ہو رہا تھا اس کا ایک اثر یہ بھی ہوا کہ مرکزی حکومت کو صرف اس کارخانہ سے کروڑ گیری کے محصول سے جو آمدنی ہوتی تھی اس میں تقریباً ۱۰ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ گُڑ کی نگرانی کے حکم کا مقصد یہ ہے کہ پہلے شکر ساز کارخانوں کو جس قدر گنے عام طور پر ملا کرتے تھے اسی قدر گنے انہیں ۴۴-۱۹۴۳ء میں یقینی طور پر مل جائیں۔ گڑ کے متعلق مزید ایک دو باتیں ایسی ہیں جن کا جاننا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ یوں تو تمام صوبے گڑ پیدا کرتے ہیں۔ لیکن صرف صوبہ متحدہ صوبہ سرحد مدراس اور بہار ہی گڑ برآمد کرتے ہیں۔ دوسرے تمام علاقوں میں گڑ کی عملاً کمی رہتی ہے۔ صوبہ متحدہ ۳½ لاکھ ٹن گڑ برآمد کرتا ہے اور صوبہ سرحد اور بہار دونوں پچاس پچاس ہزار ٹن۔

گڑ کی غذائی اہمیت

یہ بات لوگوں کو عام طور پر معلوم ہے کہ گڑ میں شکر کی بہ نسبت غذائی اہمیت خاصی زیادہ ہے۔ جو لوگ عام طور پر گڑ کھانے کے عادی ہیں کوئی وجہ نہیں کہ اب وہ شکر کا استعمال شروع کر دیں۔ اب محکمۂ دفاع بھی اچھے گڑ کی ایک مقدار قبول کرنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ بشرطیکہ وہ اتنا عمدہ ہو کہ دو یا تین ماہ تک خراب نہ ہو۔ زیادہ اچھے قسم کے گڑ یہ ہیں۔ دکنی گڑ۔ صوبہ متحدہ کا گڑ۔ جنوبی بہار کا گڑ اور جنوبی ہندوستان کا پالمیرا گڑ۔ چند سال پہلے جب گڑ کی قیمت کم تھی اس سے بھی شکر بنائی جاتی تھی لیکن اس طریقہ سے نقصان بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اور آدھے سے زیادہ گڑ پھینک دینا پڑتا ہے۔ گڑ کو صاف کر کے اس سے شکر بنانے کی بہ نسبت اُسے گڑ کے طور پر ہی استعمال کرنا بہتر ہے۔

(ماخوذ از مرکزی اطلاعات)

خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کو اطلاع

اس ہفتہ کوئی خطبہ جمعہ میسر نہ آنے کی وجہ سے یہ پرچہ خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے جونہی خطبہ جمعہ شائع ہوگا۔ احباب کی خدمت میں روانہ کر دیا جائے گا۔

(مینیجر)

ڈاکٹر محمد موسیٰ صاحب نے جو کلکتہ کے ایک کالج کے پاس شدہ ہیں۔ قادیان میں ہومیوپیتھک علاج کی دوکان مسجد دارالفتوح کے پاس کھولی ہے۔ وہ بنگال میں متفرق مقامات پر پریکٹس کر چکے ہیں۔ حاجتمند اصحاب اُن کے طبی مشورہ سے فائدہ حاصل کریں۔

مفتی محمد صادق قادیان

تریاقِ کبیر

اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی بڑی ۱۲؍ درمیانی شیشی ۶؍ چھوٹی شیشی ۹؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

ضرورت رشتہ

ایک معزز، متدین اور شریف خاندان قوم جٹ کے نوجوان عمدہ صحت۔ مڈل تک تعلیم یافتہ قادیان سے بمسافت بارہ میل، ۸۰ بیگھے زمین کے واحد مالک، عمر قریباً ۳۰ سال، پہلی بیوی سے نرینہ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اور اسکی صحت کمزور ہونے کی وجہ سے، اسکی رضامندی سے نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں لڑکی خوش سیرت امور خانہ داری سے واقف اور شریف زمیندار خاندان سے ہو۔

خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

تاج الدین لائلپوری (مولوی فاضل) محلہ دارالفضل قادیان

ایک بار ضرور آزمائیے

کوُنَن ٹیبلٹس اعضا شکنی دور

تازہ شہادتیں

(۱)

جناب مولانا سید اعجاز احمد صاحب فاضل (ڈھاکہ) سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"چند روز ہوئے مجھے اعضا شکنی کی تکلیف ہوگئی۔۔۔ میں نے "کونَن" منگا کر استعمال کی جس نے غیر معمولی اثر دکھایا۔ رفتہ رفتہ طبیعت میں بشاشت محسوس کرنے لگا۔ اور بخار سے بھی بچ گیا۔ رات کو نیند بھی خوب آئی۔ صبح میں بالکل تندرست تھا لہذا میں اپنے تجربہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ "کونَن" ملیریا کے لئے بہترین دوا ہے"

(۲)

جناب ماسٹر محمد فضل داد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول لکھتے ہیں:۔

"رمضان شریف میں ایک دن میرا جسم ٹوٹتا رہا۔ میں نے افطاری کے بعد ایک "کونَن" ٹکیہ کھائی۔ صبح سحری کے وقت ایک اور ٹکیہ کھائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے میری ساری تکلیف جاتی رہی۔ میرے نزدیک "کونَن" ٹکیہ نہایت زود اثر علاج ہے"

(۳)

بخار دُور

مکرم جناب ماسٹر محمد اسماعیل صاحب ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں:۔

"میں نے اپنے عزیزوں میں سے چھ کو "کونَن ٹیبلٹ" استعمال کروائی۔ خدا کے فضل سے ان سب کو بخار سے نجات حاصل ہوگئی۔ میرے نزدیک کونَن ٹیبلٹ ملیریا کی بہترین دوا ہے"

آج ہی طلب فرمائیے

۱۰۰ ٹکیہ دو روپے

محصولڈاک دو شیشی تک ۵ آنے

دی کونَن سٹورز قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۷ ؍اکتوبر۔ رائیٹر کے ایک نامہ نگار نے بتایا ہے۔ کہ برطانیہ اور امریکہ نے مارشل بڈوگلیو کی حکومت کو تسلیم کر لیا۔ اب اٹلی کی حیثیت ایک اتحادی کی سی ہے۔

لنڈن ۷ ؍اکتوبر۔ برطانی آبدوزوں نے بحیرہ روم میں ۶ جرمن جہاز غرق اور کچھ ناکارہ بنا دیئے۔

نیویارک ۷ ؍اکتوبر۔ پانچویں امریکن فوج کے ساتھ ایسوسی ایٹڈ پریس کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ نیپلز کے ایک ہوٹل میں بروقت ایک بم کا انکشاف ہونے سے امریکن فوج کے ایک کمانڈر اور برطانیہ اور امریکہ کے چند دیگر سرکردہ فوجی افسر بال بال بچ گئے۔

بمبئی ۸ ؍اکتوبر۔ اس وقت جو اعداد و شمار فراہم کئے گئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت ہندوستان کے پاس کپڑے اور دھاگے کا ۸ ماہ کا سٹاک موجود ہے۔ جنگ سے پہلے عام طور پر ۳ ماہ کا سٹاک رکھا جاتا تھا۔ اگست میں زیادہ سے قیمتوں کے متعلق جو اعلان کیا گیا تھا۔ اس میں کپڑے اور دھاگے کی صرف ۸۰ قسمیں شامل تھیں۔ مگر تازہ ترین فیصلے کے ماتحت جو ٹیکسٹائل کنٹرول بورڈ نے کیا ہے۔ تقریباً ۳ ہزار قسمیں شامل ہوں گی۔ بورڈ کے تازہ فیصلوں کی وضاحت کرتے ہوئے چیئرمین ٹیکسٹائل بورڈ نے کہا۔ کہ نئی قیمتیں جن کا اعلان نومبر کے وسط میں کیا جائے گا۔ پچھلی زیادہ سے زیادہ قیمتوں میں ۳۰ فیصدی کی کمی کی جائیگی۔

قاہرہ ۸ ؍اکتوبر۔ عرب ممالک کے درمیان فیڈریشن کے متعلق ابھی تک گفت و شنید جاری ہے۔ مصری حکومت کا ایک نمائندہ سلطان ابن سعود سے طویل بات چیت کر چکا ہے۔ اگلے ہفتے ملک شام سے ایک وفد قاہرہ پہنچنے والا ہے۔ جس میں وزیر اعظم اور وزیر خارجہ بھی شامل ہوں گے۔

قاہرہ ۷ ؍اکتوبر۔ وسط مشرق کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگرچہ جرمن کاس کے ہوائی اڈہ پر قابض ہو گئے ہیں۔ لیکن برطانوی فوجیں ابھی تک لڑ رہی ہیں۔

نیویارک ۷ ؍اکتوبر۔ گوالوں کی دو روزہ ہڑتال کل ختم ہو گئی۔ ان کے اس اقدام سے پونے چار لاکھ کنبے دودھ سے محروم ہو چکے تھے۔ اب انہیں دودھ حسب معمول ملا کریگا

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ہڑتال ختم ہو جانے کے ساتھ ہی لوگوں کا اضطراب بھی ختم ہو گیا ہے۔

نئی دہلی ۷ ؍اکتوبر۔ برما میں جاپانیوں نے برمی کاشتکاروں سے جبری مزدوری کرانے کا جو طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ اسکے بُرے نتائج ظاہر ہونے لگے ہیں۔ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برمی کاشتکاروں نے اناج بالخصوص چاول کی کاشت بہت کم کر دی ہے۔ اور صرف اتنا دھان بوتے ہیں۔ جو ان کی خانگی ضروریات کے لئے کافی ہوتا ہے جاپانیوں کو سخت تشویش کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

لنڈن ۷ ؍اکتوبر۔ چنگ کنگ سے خبر آئی ہے کہ مشرقی چین میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ چینی افواج قاہرہ ہان چو کے شمال مشرق میں جاپانی حملہ آوروں کو آہستہ آہستہ پیچھے ہٹا رہی ہیں۔ چینی دستے سائی فون پر حملہ کر رہے ہیں۔ نیز چینی افواج نے ان دی کے صوبہ میں سعان چین کا شہر فتح کر لیا ہے۔

لنڈن ۷ ؍اکتوبر۔ شاہ اٹلی نے باری کے ریڈیو سٹیشن سے تقریر کرتے ہوئے۔ کہا کہ روم کو تباہی سے بچانے کے لئے میں اپنے لڑکے اور دوسرے شہزادوں کے ہمراہ جو میرے ساتھ آئے ہیں۔ اٹلی کے آزاد حصہ میں آ گیا ہوں۔ میری گورنمنٹ میرے ساتھ ہے۔ مارشل بڈوگلیو اس کے صدر ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ لوگ جنہوں نے میری وفاداری کا حلف لیا ہوا ہے۔ ہر روز میرے پاس آ رہے ہیں۔ مجھے چند اطالویوں پر افسوس آتا ہے۔ جو ہماری سرزمین پر ایک خلاف آئین اور نقلی گورنمنٹ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر انہیں اس میں کامیابی نہیں ہو گی۔

امرتسر ۷ ؍اکتوبر۔ پرسوں ایک امریکن افسر نے ایک ریلوے افسر کو گاڑی سے گرا دیا تھا۔ اب پولیس نے زیر دفعہ ۱۲۸ ریلوے ایکٹ مقدمہ درج کر لیا ہے۔ اور سرگرمی سے تفتیش جاری ہے۔

دہلی ۷ ؍اکتوبر۔ ہندوستانی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل پھر انگریزی اور امریکی ہوائی جہازوں نے برما میں مختلف جاپانی ٹھکانوں پر بمباری کی۔ ٹوم کے ریلوے جنکشن پر سخت بمباری کر کے کئی عمارتوں کو خاک میں ملا دیا۔ سٹیشن کی عمارت کو تباہ کر دیا۔ اس کے علاوہ کل رات برما میں ریلوے یارڈوں پر حملہ کر کے دشمن کو نقصان پہنچایا گیا۔ ٹانگوپ پر اور کلاڈان کے کنارے پر بھی بمباری کی گئی اور کئی عمارتوں کو آگ لگا دی۔ مایو کے جزیرہ نما میں مشین گنوں سے گولیاں برسا کر کئی سٹیمروں اور دریائی کشتیوں کو غرق کر دیا۔

دہلی ۸ ؍اکتوبر۔ جنوب مشرقی ایشیا کے نئے کمانڈر ایڈمرل لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن ابھی دہلی میں ہیں۔ آپ نے آج سر کلاڈ آکن لک اور دوسرے امریکن افسروں سے ملاقات کی۔ عنقریب یہاں تمام افسروں کی کانفرنس ہونے والی ہے۔

لنڈن ۸ ؍اکتوبر۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن چند دن میں ایک کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے ماسکو جائیں گے۔ اس کانفرنس میں ان اہم باتوں کے متعلق بحث ہو گی جو تینوں ملکوں کے لئے دلچسپی رکھتی ہوں۔

واشنگٹن ۸ ؍اکتوبر۔ جنوبی بحرالکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ سنٹرل سالومنز میں جاپانیوں نے ویلا کو خالی کر دیا ہے۔ کل اتحادی جنگی جہازوں نے جاپانی جہازوں کے ایک قافلہ پر جبکہ وہ کولمبنگارا سے جاپانی فوجوں کو لے جا رہے تھے حملہ کیا۔ اور ایک جاپانی کروزر اور دو ڈسٹرائروں کو تباہ کر دیا اور بعض ڈسٹرائروں کو نقصان پہنچایا۔ لیکن وہ اتحادیوں کے ہاتھ سے بچ نکلے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس جھڑپ میں اتحادی جہازوں کو بہت کم نقصان پہنچا ہے۔ یہ جھڑپ ویلا لویلا اور کولمبنگارا کے درمیان ویلا کی کھاڑی میں ہوئی۔ ہمارے سمندری اور ہوائی جہازوں نے کل جنوبی بحرالکاہل میں چھ اور جاپانی بجروں کو ڈبو دیا۔

لنڈن ۹ ؍اکتوبر۔ اٹلی میں پانچویں امریکی فوج اپنی توپوں کو والتورنو دریا کے اس پار لے جا رہی ہے۔ تاکہ جرمنوں پر آسانی سے گولہ باری کی جا سکے۔ دریا کے جنوبی کنارے پر اتحادی فوجیں ۱۷ میل آگے بڑھ گئی ہیں۔

جرمنوں نے اس بات کی بڑی کوشش کی تھی۔ کہ اتحادی اس دریا کو پار نہ کر سکیں۔ لیکن اتحادی دریا کا پچھلا بند توڑ کر دریا کو پار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور اب دونوں فوجیں ایک دوسرے پر خوب گولہ باری کر رہی ہیں۔ امریکی اور انگریزی فوجیں باوجود کیچڑ اور دلدل کے ۹ میل آگے بڑھ گئی ہیں اور کیپوا کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ ادھر ایڈریاٹک کے کنارے جو لڑائی ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق جرمنوں کا یہ بیان ہے کہ ٹرمولی کے نیچے پر اتحادی ایک بکتر بند اور دو پیدل ڈویژنوں کو کمک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اتحادی ہوائی جہاز باقاعدہ جرمن چوکیوں پر حملے کر رہے ہیں۔ اب آٹھویں برطانی فوج آہستہ آہستہ شمال مغرب کی طرف بڑھ رہی ہے۔ جنرل منٹگمری کی فوج نے بہت سا علاقہ لے لیا ہے۔

ماسکو ۹ ؍اکتوبر۔ روسی فوجیں ڈنیپر کے مورچے پر برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ جو روسی دستے ویٹبسک کے مورچے پر ۷ میل آگے بڑھ گئے ہیں۔ انہوں نے ۱۵۰ شہروں اور قصبوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ تمان پر جرمنوں کے بچے کھچے سپاہیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ اس تازہ حملے میں جرمنوں کے ۵۰ ٹینک اور ۴۷ ہوائی جہاز تباہ کر دیئے گئے ہیں۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے۔
قیمت ایک ماہ کی خوراک پانچ روپے۔
ملنے کا پتہ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

اکسیر اٹھرا

حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا نسخہ ہم نے "اکسیر اٹھرا" کے نام سے تیار کیا ہے۔ جن مستورات کو اولاد نہ ہوتی ہو یا اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے اکسیر اٹھرا لاثانی دوا ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اس قدر اعلیٰ اور عمدہ اجزا سے تیار شدہ گولیاں اتنی ارزاں قیمت پر کہیں سے نہ ملیں گی۔ قیمت عہ فی تولہ مکمل خوراک ۱۱ تولے ۱۱ روپے۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah